

کبیر سین غنائی تجربات کی فنکاری

آشیش کمار سین



مجھ سے ایسی غیر حقیقی توقعات وابستہ رکھتے بھی ہیں تو ان میں کم از کم میرے والد شامل نہیں ہیں اور نہ ہی میں ایسی توقعات سے اپنے کو بوجھل محسوس کرتا ہوں۔ ایک استاذ، ایک موسیقار اور ایک ہیپ ہاپ فنکار کی حیثیت سے مجھے خود اپنی ذات سے بڑی توقعات وابستہ ہیں کیونکہ میں ایک اولوالعزم انسان ہوں اور بہت سی راہیں میرے لئے کشادہ ہیں۔“

انہوں نے موسیقی میں بے شمار لوگوں سے حوصلہ پایا ہے۔ بینلز اور یوٹو سے لے کر روی سنکسر اور ڈیوڈ ایبلنگٹن تک۔

ان کی موسیقی پر ہندوستانی موسیقی کی گہری چھاپ ہے۔ جب وہ ۱۳ سال کے تھے تو ان کے دادا نے انہیں طبلہ دلایا تھا جس نے ان کو موسیقی کی طرف راغب کر دیا حالانکہ اس وقت تک وہ موسیقی کے بارے میں بہت کم جانتے تھے۔ اسی

رغبت کے نتیجے میں انہوں نے روی سنکسر، ڈاکٹر حسین، علی اکبر خاں اور شکتی کونسننا شروع کر دیا۔

کنکائی کٹ میں واقع ویسلے یونیورسٹی میں کالج کی تعلیم کے دوران انہوں نے انجمنی ٹی وشنا تھن سے جنوب ہندوستانی صوتی موسیقی تین سالوں تک سیکھی۔ سین کہتے ہیں، ”ان سارے تجربات نے میری موسیقی کو متاثر کیا۔“ یہ حقائق ان کے نغموں ”ملینیم ٹریو پیلر“، ”رائز“ اور ”اے بیٹا ٹومارو“ سے ظاہر ہیں۔

ان کے بقول ان کی زندگی کے وہ لمحات، جو انہوں نے اپنے کنبے کے ساتھ گزارے ہیں، بے حد حسین تھے۔

آشیش کمار سین وائٹنگٹن مقیم صحافی ہیں جو وائٹنگٹن ٹائمز ٹریبیون اور آؤٹ لک کیلئے کام کرتے ہیں۔

نمایاں رول ادا کیا۔ ان کے البم ”پرامن حل“ میں تین موضوعات پر روشنی ڈالی گئی ہے: منفی توانائی کی قلب ماہیت، زندگی کا جشن و احترام اور خود شناسی۔ ان کے دوسرے البم کا عنوان ”شفاغی کشش“، چار مقامات، انگلینڈ، امریکہ، ہندوستان اور اٹلی کے بارے میں ان کی فکری کشش کا آئینہ دار ہے۔

سین کا احساس ہے کہ ان کی موسیقی اور شخصیت سازی میں لندن کا اہم رول رہا ہے جہاں انہوں نے عمر عزیز کے دس سال گزارے تھے۔ اس کے بعد ان کے والد محترم کو ہارڈ میں اقتصادیات اور فلسفہ پڑھانے کا موقع ملا اور وہ اپنے کنبے کے ساتھ میساچوسٹس منتقل ہو گئے۔ اپنی والدہ ایوا لولورنی کے توسط سے وہ اٹلی سے بھی رشتہ رکھتے ہیں۔ ان کی والدہ کا انتقال اس وقت ہو گیا تھا جب وہ ابھی صرف آٹھ سال کے تھے۔

وہ کہتے ہیں کہ ان کی شخصیت پر ان کے والد گرامی کی زبردست چھاپ ہے۔ ”جب میں بہت چھوٹا تھا تب ہی سے میں اپنے گھر میں انصاف، آزادی، مساوات اور تشخص کے موضوعات پر ہونے والی گفتگو سنا کرتا تھا۔“ ان کے بقول ان افکار و خیالات کے حوالے ان کے البم ”پرامن حل“ میں دکھائی پڑتے ہیں۔

امرتیہ سین نے میدان موسیقی میں قسمت آزمائی کے سلسلے میں اپنے بیٹے کی آرزوؤں کو ہمیشہ سراہا۔ لیکن کبیر ہنستے ہوئے کہتے ہیں، ”میرے خیال میں شاید میں پہلا ہیپ ہاپ فنکار ہوں جس کو انہوں نے سنا۔“

کیا امرتیہ سین کے بیٹے ہونے کی وجہ سے آپ غیر حقیقی توقعات کا بوجھ محسوس کرتے ہیں؟ سین اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں، ”اگر لوگ

ہیپ ہاپ کی طرف متوجہ ہوئے کیونکہ اس نے انہیں اپنے افکار و خیالات کے ابلاغ کا وسیلہ پیش کیا۔ ان کے بقول ان کے نغموں میں ایک پیغام پوشیدہ ہوتا ہے، ”دوسروں کے احترام کا، اختلافات کو سر آنکھوں پر لینے کا، دنیا و مافیہا کی تلاش کا، افکار و خیالات کے اظہار کا، روایات کو چنوتیاں دینے کا، درد و کرب سے سمجھوتہ کرنے کا، آزادی پر مرثیے کا اور اپنا ذاتی تشخص برقرار رکھنے کا۔“

اپنے کیریئر کے انتخاب کی بہترین وضاحت وہ اپنے نغمے ”وضاحت“ میں کرتے ہیں: میرا مقصد زیست قرض و سرود اور صفحہ قرطاس پر حرف و لفظ کی تخریب نظر نہیں، تعلیم و تدریس اطفال، اور سازوں پر تال کیونکہ مجھے طبلوں، سارنگیوں، پردوں، تاروں اور سروں کے ارتعاش سے محبت ہے۔

۱۸ نومبر کو عمر کی تیسویں منزل پر قدم رکھنے والے سین نے اسکول اور کالجوں میں ہنسی ٹیموں کے ذریعے نوجوانوں کو متاثر کرنے کی شعوری کوششیں کی ہیں۔ وہ وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں، یہ سب ”جوانوں سے ربط و مضبوط بنانے رکھنے اور بڑے مجموعوں کے سامنے اپنی موسیقی پیش کرنے کا ایک

بہترین طریقہ ہے۔“ ان کے زیادہ تر مظاہرے ان کے ہیپ ہاپ تعلیمی پروگرام کا حصہ ہیں جو کنسرٹ کو موسیقی اور کچر کے بارے میں ایک ترقی پسند تعلیمی ورکشاپ سے مربوط کرتا ہے۔ گذشتہ سال انہوں نے نیویارک سٹی میں تیسرے گریڈ والوں کے لئے ایک ورکشاپ کا اہتمام کیا تھا۔ یہ ان کے اب تک کے سب سے کم سن سامعین تھے۔

سین کہتے ہیں کہ شعر گوئی اور ”آزاد شاعری“ کی جانب ان کے میلان یا غنائی برجستگی نے ہیپ ہاپ میں ان کی دلچسپی پیدا کرنے میں

دھر میں ایک انقلاب کروٹیں لے رہا ہے، عوامی تحریک ہے کہ آگے بڑھتی جاتی ہے، لوگ مر رہے ہیں۔

امن اور ترقی کے نام پر یہ سب کچھ کیلی، نیویارک، لندن، ایٹھینز میں ہو رہا ہے جبر و اکراہ سے پاک انتخابات، کوئی بدعنوانی نہیں، آمریت اور عوامی انتشار بند ہوا مزدوری، نہ بادۂ جام، بقاء امن؟ ایک عمل ناکام

سقوط دیوار برلن ایک ساقط علامت، تیل کے لئے جنگ؟ نہ اس قدر آسان مذہبی آزادی آسان نہیں، شیروں یا عرفات؟ ہر چہ بادا باد

نیو کلیائی اندیشہ ہاٹے دورداز، اسپد سریع رفتار کو لگام اور ملک پر قرضوں کے بوجھ پر توجہات ڈی سی سے پیدائگیانگ تک عزم مصمم کہ اگر امن مطلوب ہے تو نعمات محبت گنائیں کہ اس درد کا درمان بھی ہے اور صرف یہی ہے۔

کبیر سین کی غنائی شاعری سنتے ہی کبیر احساس ہوتا ہے کہ یہ سماجی شعور رکھنے والے کسی نوجوان کا سوز دروں ہے جو شعروں میں ڈھل گیا ہے۔ جو لوگ ان کے شجرے سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ کبیر سین کا جذبہ سوز و ساز کوئی امر تعجب خیز نہیں ہے۔ اقتصادیات کے میدان میں نوبل انعام یافتہ امرتیہ سین کے بیٹے کبیر سین ایک ریپ فنکار ہیں جو اپنی موسیقی کو سارنگی کی مدد سے آواز، تیز تھاپوں اور دلکش و روح پرور نغموں کا سنگم سمجھتے ہیں۔

پہلے لندن اور اب کبیرج، میساچوسٹس میں مقیم آزاد ریپ موسیقار اور پروڈیوسر، سین اس لئے